عدتِ وفات کب سے شروع ہوگی؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13169

تاریخ اجراء: 21 جمادی الاولٰی 1445 ھ/06 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر شوہر کا بیرونِ ملک انتقال ہو جائے اور بیوی پاکستان میں ہو، پاکستان لاش پہنچنے میں چند دن لگ سکتے ہوں، تو اس صورت میں بیوہ کی عدت کب سے شروع ہو گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عدتِ وفات کا تعلق چونکہ وفات سے ہے تو شوہر کے انتقال کے وقت سے ہی عدت شروع ہو جاتی ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں بیرونِ ملک جس وقت شوہر کا انتقال ہوا، اسی وقت سے بیوہ کی عدت شروع ہو جائے گی اور اس پر عدت کے تمام احکام اور پابندیاں لازم ہو جائیں گی۔

عدتِ وفات کی ابتداء وفات کے وقت سے ہو گی۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "ابتداء العدة في الطلاق عقيب الطلاق <u>**وفي الوفاة عقيب الوفاة**</u>، فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتى مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها كذا في الهداية۔ وإن شكت في وقت موته فتعتد من حين تستيقن بموته كذا في العتابية۔" یعنی طلاق کی عدت طلاق کے بعد اور وفات کی عدت وفات کے بعد شروع ہو گی، پس اگر عورت کو طلاق یا وفات کا علم ہی نہ ہوا یہاں تک کہ عدت کی مدت گزر گئی تو اس عورت کی عدت بھی ختم ہو جائے گی، جیسا کہ ہدایہ میں مذکور ہے۔ اور اگر عورت کو شوہر کی موت کے وقت میں شک ہو تو وہ اس وقت سے عدت میں بیٹھے گی جب اُسے موت کا یقین ہو جائے، جیسا کہ عتابیہ میں مذکور ہے۔ (الفتاوی الهندية، کتاب الطلاق، ج 01، ص 532-531، مطبوعہ بیروت)

العنایۃ شرح الہدایۃ میں ہے: "(وفي الوفاة عقيب الوفاة) لأن سبب وجوب العدة الطلاق أو الوفاة (فيعتبر ابتداؤها من وقت وجود السبب) فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتى مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها۔" یعنی عدتِ وفات، وفات کے بعد شروع ہوتی ہے کیونکہ عدت کا سبب طلاق یا وفات ہے، لہذا

سبب کے پائے جانے کے وقت سے عدت کی ابتداء ہو گی۔ پس اگر عورت کو طلاق یا وفات کا علم ہی نہ ہوا یہاں تک کہ عدت کی مدت گزر گئی تو اس عورت کی عدت بھی ختم ہو جائے گی۔(العنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الطلاق، ج04، ص329، دار الفکر)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''غیر حاملہ بیوہ کی عدت اگر خاوند کسی مہینے کی پہلی شب یا پہلی تاریخ میں مرا اگرچہ عصر کے وقت، چار مہینے دس دن ہیں یعنی چار ہلال اور ہو کر اس پانچویں ہلال پر **وقت وفات شوہر کے اعتبار سے** دس دن کامل اور گزر جائیں اور پہلی تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں مرا تو ایک سو تیس (130) دن کامل لئے جائیں۔''(فتاوی رضویہ، ج13، ص294-295، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ''نکاح زائل ہونے یا شبہہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ **نکاح زائل ہونے کے بعد اُس وقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو۔**''(بہار شریعت، ج02، ص234، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net